

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232747

UNIVERSAL
LIBRARY

بطلان حرکت الارض

مصحف

جناب الامام محمد رکن الدین صاحب کمال نورانی

جناب میرزا ابوالحسن علی محمد صاحب کمال

مقام بی

محمد میر حسن رضوی کے مطبع میں چھاپا

قیمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد فاذر طلق کے جسے زمین کو مرکز عالم کا اور ساکن کیا اور آسمانوں کو گرد اگر ہو سکے
 اور کو بکس ناطقہ مرید اور محرک دیا اور نصرت رسول برحق کی جسے جام آگاہی نکل شب سحر
 اور خلعت اطلاع من امت پر سیا فخمہ رکن الدین مکمل خدمت خادمان طلبہ و فاضلین
 کرتا ہے کہ عالمان علم ہیئت کی رائے نسبت گردش زمین اور آسمان کے آپس میں متخالف
 اور ہر کوئی بزم خیالات اپنے کے اسرار انکے کا کاشف اہل تناس اختلاف کی اگرچہ اول سے
 چلی آتی ہے اور سہ کیسی کہ اپنی ہی بات پہاتی ہے اور اقوال حکماء سلف کی بھی اس بات میں
 یمن اور رد و توجیح کی بھی انبار کے انبار لیکن منجملہ افادیل مختلف فید کے قول بطلموس اور فیثاغورس
 میں صرف اس قدر فرق ہے کہ بطلموس زمین کو مرکز عالم کا اور قائم قرار دیکر گرداوسکے کرڈ آب اور
 گرداوسکے کرڈ ہوا پہ گرداوسکے کرڈ آتش پہر فلک فمر بعدش فلک عطار دہر فلک زہرہ اور کس
 اور مریخ اور مشتری اور زحل اور فلک ثوابت اور فلک طلس اور فلک الافلاک علی الترتیب
 لکھتا ہے اور کہتا ہے کہ آسمانوں کو گردش ہے بعض کو مشرق سے بجانب مغرب اور بعض کو مغرب سے
 بجانب مشرق اور بیات افلاک حسب رائے اسکے کہ کئی طرح پر مبن چنانچہ مفصل ذکر اولیٰ کا مع

مع احوال گردشین اونیکی اور دوا اور اقواس اور مناطق اور برج کے کتب اصلی لہجانی اور عربی اور فارسی میں جو درمیان علمائے اسلام کے رائج میں درج ہے یہاں گنجائش تحریر اور سبکی نہیں ہے۔ اور فیثاغورس آفتاب کو مرکز اور فاقم قرار دیکر گردش زمین و قمر و دیگر سیاروں کا گردش کے قابل ہے اور اجرام سداۃ یعنی وجود آسمانوں کا منکر ہے۔ اگرچہ مسائل ان دونوں حکیم عالی ذہن کی اقوال پر مستفیع ہونے میں انجام ان کا ایک ہے یعنی تغیر فصول و تبدل موسم و ظہور و زوال و شب و وقوع کسوف و خسوف و بروز و زوال و بدرسی قمر و عوارض مسکنان خط استوا و طول و عرض و غیرہ حالات و دیگر ایک ہی طرح نکلنے میں کسی کسی اور خفیف میں کچھ اختلاف ہے لیکن جو کچھ ہیئت فیثاغورسی میں جو آسمانوں کا معوم ہونا ہے اور کتب مذہبہ اہل اسلام و یہود و نصاریٰ وجود آسمانوں کی کو اہی دینے میں اس واسطے علمائے اسلام نے جو نہایت دانا اور دوراندیش تھے بسبب خلاف مذہب ہونے کے اس ہیئت کو نا منظور فرما کے تردید اور سبکی کی اور قول بطلمیوس کو جو مطابق شرایع انبیاء اور رسولوں کے تھا مقبول نہیں کر کے اس کو شایع کیا۔ دانا بانی فرنگ نے باوصف اہل فرنگ میں کتب مذہبی اپنی سے انماض کر کے قول فیثاغورس کو جو خلاف اقوال انبیاء کے نہایت اور چونکہ نہایت برہنہ ہیئت بطلمیوسی کے آسان اور عام فہم تھی اس لیے کہ مرد و چاہ کیا اور فاعل گردش زمین اور عدم افلاک کے ہوئے حالانکہ کتاب اول میں جسکو نوہیت اور کتاب پیدائش کہتے ہیں اول دفع میں حالی پیدا ہونے آسمان اور زمین کا وجہ ہے اگر آسمان صرف جو ف کا نام ہے نوہ تو پہلے تھا پھر پیدا کرنا کسا کا اوس عبارت سے مراد ہے۔ اگرچہ علمائے نامہ اسلام نے بسبب خلاف شریع ہونے اس ہیئت کے بہت دلائل تردید اس کے تحریر فرمائے ہیں اور رسالہ میں نصف ہو چکی ہیں اور اب تک اگر بزوں کی طرف سے کسی دلیل کا جواب نہیں بن آیا چنانچہ علاوہ از دلائل مندرجہ کتب عربی اور فارسی مصنف زمان سابق کے رسالہ مولوی رفیع الدین صاحب دہلوی و رسالہ قول متین وغیرہ تصانیف جدیدہ ہی بہت ہیں لیکن میں صرف ایک دلیل جتہ بخواہے کل جدید لہذا اس رسالہ میں درج کر کے نام اس کا مکمل الباطل کہ لا ارض رکبت ہوں

والدیدی من بٹا راسے صراط مستقیم مقدمہ واضح ہو کہ حکماء فلک بہت بطلیموس کو اپنے
نجم کے محدود اور بہت قیفاغورس کو غیر محدود سمجھتے ہیں اور وجہ اس کی یہ کہتے ہیں کہ عالم حجب
قرار دہ مرکز زمین کے فلک الافلاک تک محصور ہو گیا اور باہر اس کے ہر کچھ آبادی اور مخلوقات
ہو گئی۔ اور حسب بہت قیفاغورس مقبول اپنے کے اس آفتاب شہور کو مرکز قرار دیکر گرداؤ
ہر نامین اور چاند اور سیاروں شہور کا مع چار سیارہ جدید کے جو وہ کہتے ہیں کہ اب
مرصود ہوئے ہیں بتلانے ہیں اور یہ گمان کرنے ہیں کہ جسطرح اس آفتاب کے گرد چند سیارے
پہرتے ہیں ایسے ہی اور قیفاغورس کے گرد پہرتے ہوں گے اور وہ سب آفتاب ایک بڑے آفتاب
کے گرد جس کو شمس الشمس کہا جاوے پہرتے ہوں گے۔ لیکن اس کا ثبوت کچھ نہیں صرف خیالی بات ہے
یہ نہیں سمجھتے کہ اس طرح خیالی امور سے تو بہت بطلیموس ہی محدود نہیں کہی جاسکتی کیونکہ ہم
بھی کہہ سکتے ہیں کہ جسطرح کہ فلک الشمس مع افلاک و عناصر انہما ایک عالم جو قدرے تین
موجود ہے اسی طرح اور کئی فلک الافلاک مع ما فیہا اسی جو تین ہوں گے جسطرح ایک
بڑے وسیع میدان میں ہزاروں بلکہ لاکھوں گول برج آتش بازی کے معلق ہوں اور اوپر سے
اپنی اپنی طرح کی گردش اور طاقت ہو اور بیچ میں کوئی کرہ ایسا ہو کہ جس کے قوتہ جاذبہ کے
سبب سب اپنے اپنے مکاتون اور چیزوں سے تجاذب کر سکیں باقی اور حرکت عجیب سے حکیم
مطلق نے ہمارے کہے ہوں اور سب میں آبادی اقام مختلف کی ہووے۔ بلکہ اس امر کی
گواہی اقوال انبیاء سے ہی پائی جاتی ہے کیونکہ بعض انبیاء سے منقول ہے کہ یہ ہے جہاں
جہیں ہم آباد ہیں ایک دائہ خشنوائش کا منجلاؤن دانوں کے ہے جو ایک بیضہ مغین تصور
کئے جاوین اور وہ بیضہ مع بیضہ دسے دیگر کسی صندوق میں اور وہ صندوق مع صندوق دیگر
کسی گہر میں اور وہ گہر مع دوسرے گہر دن کے کسی شہر میں اور وہ شہر مع دیگر شہروں کے
کسی ملک میں اور وہ ملک مع دیگر ممالک کسی جہاں میں۔ اور ظاہر ہے کہ حسب بہت
قیفاغورس کے زمین کو تین گردشیں ثابت ہوتی ہیں ایک گرد محور اپنے کے حرکت وضعی

بین بانی رسی حرکت ذاتی وہ صرف تین قسم ہوتی ہیں فشری یا ارادی یا طبعی کہون کہ شے
 محرک کو یا تو کوئے دوسری شے یا قوت خارج سے حرکت دینی ہوگی جیسے تیر کو کمان اور پر
 کی طرف حرکت دینی ہے یا خراس کو پیل یا پن چکی کو پانی یا گامری کو گھوڑا اور سیل
 کہ ان سب کے بیچ کوئی قوت یا شے حرکت دینے والی نہیں بلکہ باہر سے دوسری چیز
 حرکت دیتی ہے ایسی حرکت کو ذاتی فشرے کہتے ہیں ذاتی اس واسطے کہ اس شے کا جسم
 اور ذات حرکت قبول کر لیتی ہی دوسری اس واسطے کہ سبب قوت قاسمہ کے حاصل ہونے
 ہے یا کوئی قوت حرکت دینے والی خود اوسے شے کے بیچ ہوتی ہے یہ دو قسم ہے کہون کہ
 اگر وہ شے سبب موجود ہونے قوت محرک کے بذات خود اپنے شعور اور ادراک سے حرکت
 کرے تو اس کو قوت ذاتی ارادی کہا جاتا ہے جیسے انسان و دیگر حیوانات چلنے
 اور پرہنے اور اوٹھنے اور بیٹھنے میں حرکت کرنے میں ذاتی اس واسطے کہ ذات اور جسم
 اون کا حرکت کر جاتا ہے اور ارادی اس واسطے کہ اپنے ارادہ اور شعور سے یہ حرکت
 کرتے ہیں۔ اور واضح ہو کہ یہ حرکت ارادی بجز حیوانات ذی ارادہ اور شعور کے
 اور اشباع غیر ارادہ اور بے شعور میں ہرگز نہ ہوگے اور اگر وہ شے سبب موجود ہونے
 قوت محرک کے بذات خود بلا شعور و ارادہ ہے اختیار خود بخود حرکت کرے تو اس کو حرکت ذاتی طبعی
 کہتے ہیں جیسے حرکت نموان و دیگر حیوانات و نباتات میں ہے یا وہ حرکت جس سے مٹی
 کی ڈلی یا تیر یا تہر جو اوپر کو پہنچا گیا ہو خود بخود پھر نیچے کو چلا آتا ہے یہ قوت ذاتی
 اس واسطے ہے کہ ذات اشیا اور اجسام اون کے خود حرکت میں آنے میں اور طبعی
 اس واسطے ہے کہ خود اصل طبع اوہی بلا کسی سبب دوسری کے یہ حرکت دیتی ہے۔
 اب جاننا چاہیے کہ قوت ذاتی کی یہ تاثیر ہوتی ہے کہ جس شے کے کل میں وہ پائی جاوے
 تو اس کے اجزاء میں بھی بدستور ہوتی ہے لہذا طبعی اور اجزاء کو کچھ نقصان تو اے
 طبعی کا نہ پہنچا ہو مثلاً مٹی جو اپنے مرکز کی طرف حرکت قوت طبعی سے آتی ہے اس کے جو

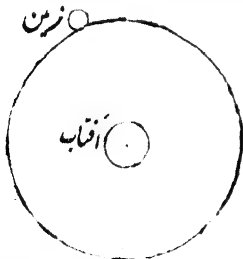
جو جب زراو پر کو پہنچے جاوے سب مرکز کی طرف آوے گی یا پھر اور نیر کے خواہمیر
 ٹکڑے کر دجبا اوپر کو پہنچے جاوینگے سب نیچے آوین گے درخت کی شاخیں اور
 آوے و دیگر حیوانات کے اعضا اگر کاٹے بنادین تو سب اپنے محل کی طرح حرکت
 منور کرتے رہیں گے اور کاٹنے سے قوت طبعی میں نقصان آجاتا ہے۔ اور دانیان فرنگ
 پیسہ وغیرہ کا اوپر سے زمین کی طرف آنا بسبب قوت جاذبہ زمین کے کہتے ہیں اوس
 میں گفتگو کرنے کا یہ مقام نہیں کیونکہ اختصار مطلوب ہے خیر صرف مٹی و دیگر
 اشیا کی مثال واسطے حرکت طبعی کے کافی ہے کیونکہ حرکت طبعی کو وہ ہی مانتے ہیں
 صرف واسطے سمجھانے عوام کے استدرطوالت ہوئی ہے۔ دوسرا واضح ہو کہ جس
 شے کی طبع میں میل حرکت مستقیم کی ہوتی ہے وہ حرکت مستدیر نہیں کرتے اور جس
 چیز میں میل حرکت مستدیر کی ہو وہ حرکت مستقیم نہیں کر سکتی اور ظاہر ہے کہ زمین میں
 میل حرکت مستقیم کے ہے کیونکہ یہ جہ پہنچے جاوے اپنے مرکز کی طرف آتی ہے
 اور جو شے محیط سے جانب مرکز آوے وہ ہر حال ایک خط مستقیم پر جبکہ وتر کہتے ہیں
 آوے گی کیونکہ اقصر خطوط واصلہ ہیں نقطہ محیط اور مرکز صرف خط وتر ہوتا ہے سو وہ
 مستقیم ہوتا ہے۔ پس چونکہ ثابت ہو گیا کہ زمین میں میل حرکت مستقیم کے ہے
 تو پھر کسی طرح حرکت مستدیر اسکی طبع میں نہیں ہو سکتی کیونکہ ایک طبع میں دو امر
 متخالف ایک جنس کی پائی جانے ممکن نہیں ہیں پس حرکت زمین کی گرد آفتاب کے
 طبعی ہی نہیں اور یہی ہی ظاہر ہے کہ زمین کو شعور اور ارادہ ہی نہیں ہے اسواسطے
 اس میں حرکت ارادی ہی نہیں باقی رہی صرف حرکت قسری سواہل فرنگ ہے
 اسی حرکت قسری کے قائل ہیں کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ جسم آفتاب میں ایک قوت
 جاذبہ ہے کہ وہ سب سیاروں اور زمین کو چار طرف سے اپنی طرف کشش کرتے
 ہے اور ہر ایک سیارہ اور زمین میں قوت متفرقہ ہے کہ وہ بسبب اس قوت

کی خلاف جانب آفتاب کو جانا چاہیے ہیں اور چون کہ دونو قوتوں کا آپس میں مقابل واقع ہوتا ہے تو زمین اور سیارے ایک ایک خط محیط پر گردش کرتے ہیں اور آفتاب کے گہرے ہوتے ہیں۔ لیکن واضح ہو کہ حرکت قمریہ جسکا ذکر سابق ہو چکا ہے اس نمبر سے دیکھ دلائل دیکھتے ہیں۔ دوسرا معلوم ہوتا ہے ایک وہ کہ شے کا سر شے منقسم ہو کر دیکھتا دیکھتا اپنی طرف سے مٹا دیوے جیسے کہا جائے کہ ایک گولہ کسی شے کا زمین پر رکھے اور کوئی آدمی اسکو اپنی طرف سے دیکھتا دیکھتا خلاف جانب اپنے کوسر کا دیوے دوسری قسم وہ کہ شے کا سر شے منقسم ہو کر خلاف جانب سے اپنی طرف کیسے دیوے جیسا کہ گاڑی کو بیل یا گھوڑا پس قوت جاذبہ آفتاب از قوت حرکت قمریہ منقسم ہونے کی ہے کہ زمین کو اپنی طرف کھینچتا ہے چون کہ وہ بسبب قوت متصرف کے دوسری طرف جانا چاہتا ہے لاجرم اسکو گردش مستقیمہ حاصل ہوتی ہے اب ہم اس گردش کو رد کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب زمین اور آسمان میں قوت متصرفہ اور قوت جاذبہ جب قول اہل فرنگ فرض کیجاوے تو حال ان دونو کرہ کا نسبت ایک دوسرے کے دو حال سے خالی نہ ہوگا یا مقابل اور باز دید ایک دوسرے کے ہو دین گے یا غیر مقابل اور محققہ کہ اگر سے سود و تصور توں میں انجذاب قوت جاذبہ آفتاب زمین کو حرکت مستقیمہ میں دے سکتا بلکہ لازم آتا ہے کہ زمین ایک نقطہ پر قائم رہے کسی طرف کو گردش نہ کرے اول ہم حال صورت اول یعنی مقابلہ اور باز دید کا نقشہ میں سمجھاتے ہیں اور نقشہ یہ ہے



فرض کرو کہ دو کدو آفتاب ہے اور اس کرہ زمین اور مقابل ایک دوسرے کے واقع
 ہیں۔ اگر آفتاب میں قوت جاذبہ فرض کیا جائے تو یا کہا جائے گا کہ قوت جاذبہ صرف
 ایک خط الف پر ہے باقی دونوں خطوط ج ن ص ع ت اور ق ا ہ و سی پر نہیں ہیں
 اول تو یہ امر فی نفسہ باطل ہو گا کیونکہ ممکن نہیں کہ صرف ایک جگہ ایک نئے کی قوت ہو
 اور باقی جسم اس قوت سے خالی رہے فرضاً اگر کہا جائے کہ صرف مرکز آفتاب میں یہ
 قوت ہے باقی کرہ گرد اگر وہ خالی ہے تو لازم آوے گا کہ انبساط اس قوت کا مرکز چارہمت
 کرہ مذکور کے مساوی ہو پس گویا وہ قوت سارے کرہ میں محسوب ہوگی اور اگر فرض کیا
 جائے کہ صرف ایک سمت ایک خط پر خروج کرتی ہے تو لازم آوے گا کہ زمین کسی طرف کو
 گردش نہ کرے کیونکہ صرف ایک خط قوت جاذبہ کا جس طرف سے کھینچتا ہے اس طرف
 کو اسی خطوط پر رجوع کرنا اس کا واجب ہے اور سب قوت متفرقہ کے ایک جگہ کھڑی
 رہے گی کیونکہ خطوط ج ن ص ع ت اور ق ا ہ و سی کوئی قوت نہیں جس سے انحراف
 زمین کا کسی طرف کو لازم آوے اور ظاہر ہے کہ جب دو جسمین مقابل ایک دوسرے کے
 اس صورت سے واقع ہوں اور ایک دوسرے کو اپنی طرف ایک خط پر کھینچے اور دوسرے
 متناظر کرے تو اگر زور قوتی و نوا کا برابر ہو گا تو اپنی اپنی جگہ پر کھڑے رہیں گے۔ اور یا
 فرض کیا جائے کہ آفتاب کے سارے جسم میں یہ قوت جاذبہ ہے اس واسطے خطوط ج ن
 ص ع ت کی کشش سے ایک طرف کو مائل ہو کر حرکت مستدیر کرتی ہے تو ہم کہیں گے کہ
 مقابل ج ن ص ع ت کے خطوط ق ا ہ و سی پر یہی برابر اور سب طرح کی قوت جاذبہ موجود
 ہے پس جب دونوں خط الف کے کشش قوت جاذبہ کی برابر ہوئی تو ایک طرف کو مسلسل
 کرنا اس کا مرکز ممکن نہیں کیونکہ دونوں خط الف کے جسم آفتاب کا برابر ہے اور برابر
 جسم میں قوت بھی برابر ہوئے گی اور برابر کا برابر غالب ہونا ممکن نہیں کشش اس حالت
 میں کارگر ہوتی ہے کہ جب ایک نئے دوسرے سے زیادہ زور اور قوت رکھتی ہو پس بطور

مقابلہ اور بازو کے حرکت مستہ بر زمین کو نہیں ہو سکتی۔ اب دوسرے واضح ہے کہ علم حکمت کی اس واسطے وضع ہوئی ہیں کہ ہر ایک شے کی ماہیت بحدہ طاقت بشری کے معلوم کر سکیں پس جب ماہیت اشیاء کے واقفیت نہ پیدا ہو سکے اور ہر ایک امر اور ہر ایک دعوے کو بلا دلیل چوڑا جاوے تو پھر استدلال و رد و سد کی کیا حاجت ہے صرف مانند کتب مذہبی کے خدا کی قدرت اور اپنی لاطمی کا حوالہ دیدینا سب سے بہتر ہے طرفہ تربیہ ہے کہ حکماء نے فرنگ نے بڑے زور شور سے اس بیٹ کو مفت بول کیا اور عمدہ جا کر شائع کیا پھر جس قدر اصول اوسکے میں اون میں سے کسی پر یہی بران قائم نہیں کر سکے مثلاً وہ کہتے ہیں کہ زمین ابتدا میں خدا تعالیٰ نے بنا کر پینیک دی اور ایک طرف کو چلی جاتی تھی کہ آفتاب آگے سے سامنے اوسکے آگیا اس واسطے جب قوت جاذبہ آفتاب نے اپنی طرف کشش کی اور زمین کا زو خط مستقیم براہ خود جانا چاہتا تھا اس واسطے گردش گرد آفتاب پیدا ہو گئی سو دیکھیے کہ ان دونوں کو یہ دلیل نہیں نہ اس امر کی کہ زمین اول کس طرف سے آئی اور کدھر کو جاتی تھی اور وہ آنا اوس کی تاثیر اور کس قوت سے تھا۔ اور نہ اس امر پر کوئی بران ہے کہ آفتاب کی قوت جاذبہ کس طرح ثابت ہوئی اور سطح اوپر تھیں ہو سکے۔ زیادہ تعجب یہ ہے کہ پھر گردش زمین کی گرد آفتاب ایک دائرہ پر نہیں بتلائے کیوں کہ اگر دائرہ پر کہیں تو قرب اور بعد آفتاب کا جو مثبت ثابت اور زمستان میں مشاہدہ ہوتا ہے اوس کا کوئی جواب بن نہیں آتا اس واسطے لاچار ہر کر



گردش زمین کی گرد آفتاب بشکل بیضی

فرض کی ہے سطح پر

پس نہایت تعجب یہ ہے کہ جب قوت جاذبہ

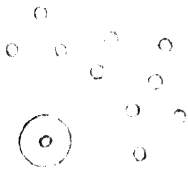
آفتاب میں فرض کی تو وہ ہر حال سب اطراف

اوپر مین یکساں ہوگی علیٰ ہذا انقیاس زمین کی قوت متفرقہ پھر چاہیے کہ گردش برابر ایک دائرہ پر ہوگی طرف کم و بیش نہوے آفتاب میں ایک طرف قوت جاذبہ زیادہ اور

ایک طرف کم ہونے کی کوئی دلیل نہیں دے سکتے اور بعض کتابوں میں کہتے ہیں کہ جسم آفتاب کا ایک طرف سے ہوا اور ایک طرف سے خوب سخت ہے اس واسطے بجاب ہوا کی قوت جا ذہ کم ہے لیکن اسکا یہی کچھ ثبوت نہیں۔ اور رضوی شکل میں بھی ایک طرف سے زمین آفتاب کے بہت نزدیک اور ایک طرف سے زیادہ دور بناتے ہیں۔ اور جب نہایت نزدیک ہونی ہے تو چاہیے کہ قوت جا ذہ آفتاب بسبب قرب کے زیادہ ترکاگر ہوگی اور کم کچھ لپوے۔ اس کا یہی کچھ جواب شافی نہیں دے سکتے۔ ایک مثال پیٹل کے ہولارے کی دیا کرتے ہیں کہ اسی طرح زمین بھی ہولارہوتا ہے وخص: دانی کی مثال ہے کیونکہ پیٹل میں جو بوجھ مثل ہوا اور بوجھ وغیرہ رکھتے ہیں وہ زمین اور آفتاب میں بدین صورت پڑتی نہیں جانی اور نہ کسی طرح بہت مثال اسکی ہر سکتی ہے۔ اب کوئی دانا آدمی کہہ سکتا ہے کہ زمین بلا وجہ آفتاب کے بھرنی ہے اور گردش بھی بعضی ہے اور کبھی نزدیک ہو جاتی ہے کبھی آفتاب سے دور چلی جاتی ہے اور ان سب امور کے کوئی باعث نہیں میں مان اگر ایک آدمی امر کی دلیل نہ جاتی سب دلائل سے ثابت ہو جاوے تو لبستہ آدمی مان سکتا ہے نہ کہ سب سائل بے برہان اور ساری باتیں بے دلیل مان لی جاوے۔ تعجب و تعجب یہ ہے کہ بعض کم عقل اور کم فہم واسطے بھی مانے اور دیکھانے عام لڑکوں کے دلیل واسطے عدم گردش آفتاب اور سب زمین کے لایا کرتے ہیں کہ آفتاب بڑا ہے اور زمین چوٹی اسواسطے لازم ہے کہ چوٹی چیز بڑی چیز کے گرد پھرے کیونکہ کباب گرد انگلیٹی کے پیرا جاتا ہے اور کوئی دانا انگلیٹی کو گرد کباب کے نہیں پیرا تا۔ سبحان اللہ یہ کیا دلیل حکیمانہ ہے جس پر احمق بھی ہنسنے لگے ہر آدمی کے واسطے کہ اس بزرگ نے یہ نہیں سمجھا کہ سبک چیز کا اٹھانا اور بھاری چیز کا قائم رکھنا ان کو واسطے اختیار کرتا ہے اور اس کا سبب کیا ہے۔ اگر ذرا سہی سوچ کر انہی سمجھ سکتا کہ آدمی صرف بسبب زیادہ ہونے بوجھ کے بڑی چیز کو زمین اٹھانا اور چوٹی چیز کا بوجھ کم ہوتا ہے اسواسطے اسکو

اوٹھنا اب نہ کرتا ہے۔ کیونکہ اپنا آرام سب سے اتنا مقدم سمجھتا ہے۔ پس زمین
 اور آفتاب کی گردش میں جھکنا نہ کوئی اوٹھنا نہ ہوئے ہے اور نہ کوئی ہاتھ پرہیزہ نہ ہے
 جسکو بوجہ کا ڈر ہو یہ دلیل کس طرح صادق آسکتی ہے خدا نے کچھ اپنے ہاتھوں پر زمین پر
 آفتاب کو نہیں اوٹھایا ہوا کہ وہ بوجہ سے ڈرنا نہ سکے کو اوٹھانا اور پھر تافرضاً اگر اوٹھایا ہی ہوتا
 تو وہ اتنا ان کی طرح کمزور اور بے طاقت نہیں کہ ایسے ایسی سہولتوں کی طرف خیال
 فرماتا پس جب فکر بوجہ کا نہ تو بہاری اور بکے کا اوٹھانا اور پیسہ زنا برابر ہو گیا کیونکہ جب
 سبب نہ تو سبب خود نہ ہوگا۔ اور قوت جاذبہ جو زمین میں فرض کوئے ہیں اوس کا یہی ہی
 حال ہے۔ اور کائنات ہی محال ہے مگر اس کتاب میں اوسکی کچھ ضرورت نہیں۔
 طرف تزیہ ہے کہ آفتاب کو جو ایک طرف سے پولا بتلاتے ہیں اور اپنے خط محور پر گردان
 بھی کہتے ہیں تو ہمیشہ پولا اور سخت طرف منہل ہونے کو لازم پکڑے گا اور اسی سبب
 حرکت زمین میں یہی قلت اور کثرت واقع ہونی لازم آدے گی اور نیز معائنہ خورشید سے
 چاہئے کہ حالات اوسکے تبدیل نظر آوین سو یہ مشاہدہ سے غلط معلوم ہوتا ہے کیونکہ آفتاب
 ہمیشہ یکساں نظر آتا ہے۔ حرکات خمستہ کی ہرگز نہیں چاہتے ہیں کہ زمین پہرتی ہوگی
 اور جو حکمائے فزیک آفتاب و دیگر کو اکب کو شموس قرار دیکر عدم حرکات اونکے کے قائل ہیں
 اور گرد ایک ایک شمس کے کئی ستاروں کو گردان بتلاتے ہیں اسکی تردید تو بہت ہی
 آسان ہے اول تو یہ بات صرف خیالی ہے ثبوت اسکا کچھ نہیں جسکی تردید کی جاوے
 لیکن چونکہ انہوں نے ہر ایک کتاب میں اس قول کو درج کیا ہے اور عقیدہ اون کا
 اس پر ختم ہو گیا ہے اس واسطے چند کلمات بخاطر دن لوگوں کے جو ادون کتب کو دیکھ کر
 جلدی یقین کر لیتے ہیں لکھے جاتے ہیں = واضح ہو کہ اگر کو اکب بجائے شموس ہوں اور
 چند ستارے گرد اونکے گردش میں مصروف تو لازم ہو کہ ہر اکب کو اکثر ستارے اپنے اپنے
 مکانوں کو پہلو طرف کم و بیش کرتے نظر آوین اور کہیں ایک شمس کی جانب رہست

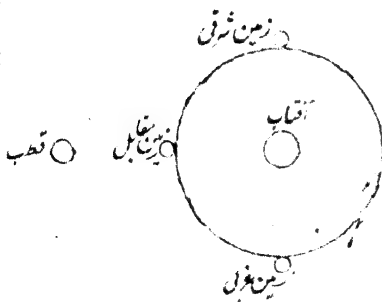
کبھی جانب چب اور کبھی جانب شرق کبھی جانب غرب کبھی جانب بالا کبھی جانب
زیر نظر آوین اور بصورت نیچے اور اوپر مقابلہ ہونے کے لازم ہو دے کہ اون وقتوں میں ہمارے
نظر دن سے بطور کسوف اور خسوف کے چہرے جا با کرین چنانچہ ایک شمس کی مع سیاروں
کے ہم س جگہ صورت لکھتے ہیں



معلوم کرو کہ جب یہ سیارے جو گردش شمس
کے گردش کرنے میں ہمکو ہمیشہ ایک ہی جگہ
میں کبھی نظر نہ آوین گے چاہیے کہ کبھی کسی طرف
کبھی کسی طرف نظر آوین حالانکہ یہ بات بدیہ

البطلان ہے کیونکہ جمیع کو اکب ہر رات اور دن میں خاص اپنے اپنے مکانات پر نظر
آنے میں الابعض ثوابت اپنے مکانات اصلی سے جواہل ہیئت زمانہ سابقہ نے اپنی کتابوں
میں لکھو میں کچھ کچھ تغیر کر گئے ہیں سوا دس سے گردش اونکی گردش سوس ثابت نہیں ہوتے
گردش گردش سوس تو جسطرح ہو دے اوسی طرح ایک تغیر عظیم کی خواہان ہوتی ہے کہ
موافق اپنے اپنے دورہ کے ہمیشہ ہوا کرے سو یہ بات ثابت نہیں۔ قطب شمالی کے قریب جو

بکذا صورتہ

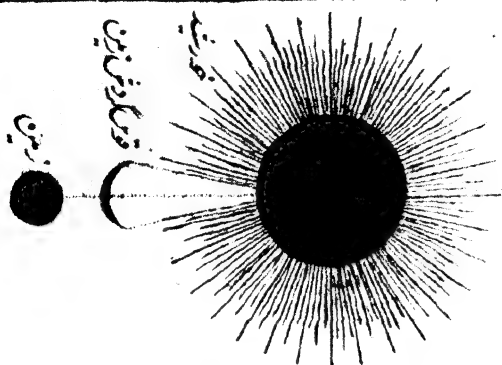


ایک ستارہ بنام قطب مشہور ہے
اوسکا ہمیشہ ایک ہی فاصلہ اور ایک
ہی جانب پر نظر آنا گردش زمین کو طویل
شہرہ آفاق ہے اگرچہ ایک فاصلہ پر رہنا گردش
میں انداز نہیں ہوتا مگر ایک ہی سمت پر
رہنا ضروری ہے چاہتا ہے کہ زمین ایک ہی مکان
پر رہتی ہے ورنہ لازم آتا کہ قطب سال

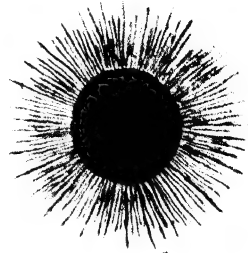
بہرین کبھی تھوڑا سا ایک با جانب شرق اور کبھی تھوڑا سا ایک با جانب غرب اور دوبار میاں

شرق اور غرب کے مقابل زمین کے معلوم ہوا کرتا۔ جیسا کہ آخر تکمل صفحہ ۱۳ سے ظاہر ہے
 اس صورت سے واضح ہوتا ہے کہ سال بہرین زمین دو بار قطب کے مقابل ہوا کرے ایک
 مرتبہ کے مقابلہ میں قطب جانب بالا اور ایک مرتبہ میں جانب پائین معلوم ہوا کرے اور دو
 حالت بعد میں ایک مرتبہ جانب غرب اور ایک مرتبہ جانب شرق نظر آیا کرے۔ اور یہہ
 صورت تحریر میں ایک دفعہ زمین کو بحالت جوف دو قطب سے لے جاتی ہے لیکن چونکہ زمین
 آفتاب کے اوپر سے شرقی غریبی دور در کرتی ہے اور یہہ صورت دیکھنے کو دورہ شمالی جنوبی دکھائی
 ہے اس واسطہ میں شبہ نہیں آتا اس کو گردش شرقی غریبی نیچے اوپر آفتاب کے سمجھنا چاہیے۔
 اور جو دلیل سنہ رسکے پانی کی لایا کرتے ہیں کہ بحالت عدم حرکت زمین چاہیے کہ خط استوا سے
 جانب نقطہ شمالی کے جو نسبت خط استوا کے پست بن رجوع کرے۔ یہ زمین ناوانی ہے
 کیونکہ اول تو اپنی اور مبدی خط نصف ایک شے نسبت اور اضافی ہے ساکنان
 جانب شمال کو خط استوا اپنے سے اونچا معلوم ہوتا ہے اور ان کا خط استوا کو خط جنوبی شمال کو جنوب کے
 دیکھنے میں سے اسی طرح سے اونچے معلوم دیتے ہیں پس فی الحقیقت اپنی اور مبدی کرہ میں
 کچھ ہوتی نہیں ہر ایک جگہ نسبت اپنے اونچی ہے اور اس کی نسبت دوسرے اطراف پست
 معلوم ہوتے ہیں پس جس جگہ میں خدا تعالیٰ نے دل سے پانی کو قیام کیا ہے اسی جگہ رہتا ہے
 اور وہ پانی روان نہیں جو کسی طرف کو بچے صرف ایک جگہ پر کھڑا ہے۔ دوسرے بحالت میں ہوا
 اور آگ و دیگر کرات نے اس کو گھیرا ہے تو جس اور کا ممکن نہیں۔ اور نیز اگر گردش زمین
 کی سبب قیام پانی کا ٹھہرائی جاوے تو لازم آوے گا کہ ایک سمت کی گردش سے پانی کا
 زور جانب زمین کے ہوا کرے اور جب خلاف اس کے گردش دوسری جانب کی ہو تو پانی
 زمین کو چوموگا، رجا پڑے اور دیگر زمین کا لہو سکواپنے سے الگ کر کے پھینک دیوے کیونکہ
 پانی کے دوسری طرف کوئی شے روکنے والی نہیں جس طرح ایک طرف زمین روکنے
 والی ہے مثلاً جب پانی کو لوٹے میں بہر نیکی نوٹی کو کچلے بن رسی دالکے گھمایا جاوے تو

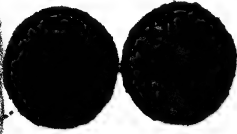
وہ پانی اور پرنیچے جانے سے گرتا نہیں کیونکہ ایک طرف سے دھکا ہوتا ہے دوسری طرف سے ٹکرائی پیندھی لٹنے کی روکتی ہے لیکن جب پیندھی لٹنے کی نہ ہو تو ضرور وہ پانی ایسی گردش میں دور جا پڑے اگر کہا جاوے کہ جو گردش آفتاب گرد محور اپنے کی کر رہا ہے بسبب اس گردش کے زمین کو بھی ایک گردش گرد محور اپنے کے حاصل ہوتی ہے کیونکہ اجزائے جاذبہ آفتاب جس قدر محاذ زمین سے منتقل ہوتے جاتے ہیں اسی قدر اجزائے منجذبہ زمین بھی ہمراہ ان کے منتقل ہوتے ہیں۔ تو یہ شبہ بمعائنہ شکل اول مندرجہ رسالہ ہذا اور خطوط جاذبہ کہ آفتاب کے جز زمین کی طرف ہر گز نہ تھکے ہوئے خود دفع ہو سکتا ہے جب غور کیا جاوے جذب اور کشش اور خطوط کو جمیع اطراف آفتاب سے متماثل دیکھیں کیونکہ اجزائے جاذبہ ایک کڑھ کے اجزائے منجذبہ دوسرے کڑھ کو اوامحالت میں حرکت دے سکے ہیں کہ جب قوت صرف ایک جانب کڑھ جاذبہ کے ہو دوسرے اور دوسری طرف سے جسم اس کا قوت جاذبہ خالی ہو دوسرے جتنا بچہ کشش زیادہ تھکے لوگ جو مثال گیند اور انگلی کی دبا کرتے ہیں یا گویا کہ وہ کسی قوت سے ہیں جس کے ایک طرف قوت جاذبہ کا زور ہوتا ہے اور باقی اطراف قوت جاذبہ سے بالکل خالی ہوتے ہیں۔ لیکن جس صورت میں کہ اجزائے جاذبہ ایک کڑھ کو چاروں طرف متساوی ہو دین گے اور اجزائے منجذبہ دوسرے کڑھ کے ٹوڑ دیکھ کر اول سے گردش کرنا ہی کی ہرگز لازم نہ آوے گی۔ کیونکہ صاف ظاہر ہے کہ جس قدر اجزائے جاذبہ محاذ کڑھ منجذبہ سے منتقل ہو جاوین گے اسی قدر اجزائے جاذبہ پیچھے پڑیں اور آتے جاوین گے اور بسبب تساوی زور اجزائے جمیع اطراف خصوصاً اجزائے متقابل زمین کے زمین کو ہرگز حرکت نہوگی کیونکہ جس قدر اجزائے جاذبہ دوسری پذیر ہوتے جاوین گے وہ مقابل ہوتے جاوین گے اجزائے منجذبہ طرف ثانی زمین کو اور جب وہ اس طرف کو کشش کریں گے اور دوسری طرف اپنی طرف کو اور بخلاف اپنی طرف کو تو لامحالہ قیام زمین کا صرف ایک جگہ ہر او قرار اس کا اپنے مرکز پر لازم آئے گا۔ دیکھنا ضرور



تو اس سے صرف اس قدر شبہ لازم آویگا کہ جب ایک خط جس کو ڈنڈا چکھ دو لایا یا کنگرہ بیہ خراسا
 کا کہا جاوے محاذ زمین سے منتقل ہوگا اور وہ نزدیک تر ہوگا دوسرے خط لاحقہ سی تو بہر حال ہ
 اپنی طرف کشش کرے گا لیکن جب خط ڈنڈہ لاحقہ کا اسی قدر فاصلہ پر آجاوے گا جس قدر قاص
 پر خط ڈنڈہ سابقہ کا گیا ہے تو پھر حرکت و اس کے لاحق ہوگی یعنی جس قدر آگے بڑھی تھی
 اسی قدر پیچھے کو ہٹ جاوے گی اور پھر بہر لاحقہ سابقہ ہو جاوے گا اور جو اس سے پیچھے ہو گا وہ لاحق
 ہوگا وہ یہی عمل کرے گا تو زمین کو یا ایک چھوٹی قوس پر عیشہ آگے پیچھے ہوتی رہیگی اور ان
 خطوط اور ڈنڈوں کو مثل کنگرہ یا بیہ خراسا یا بیہ اندرونی کھڑی یعنی شبہ ساعت یا دیگر
 امثال اونٹیکے خیال نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اون میں فسر اور ٹھوکرو موجود ہوتی ہے جسکے
 سبب دوسری چیز کو طے الاتصال مانند معدات کے حرکت دینے میں اور سابقہ اور لاحقہ
 وہ فسر اور ٹھوکریں نہیں ہوتی لیکن جب چاروں طرف کے کنگرہ اور ڈنڈہ طے الاتصال فی زمانہ
 زور کریں تو ایک ڈنڈہ یا کنگرہ کا زور کارآمد نہ ہوگا بیہ مثال اگرچہ ناقص ہے مگر عظمیٰ سمجھاؤ گے کہ
 علاوہ بران جس طرح خطوط قوتہ جاوے کسی کنگری شکل مرقومہ بالا میں تخریر ہوئی ایسی نہونی ممکن
 نہیں کیونکہ اون کا جسم طویل مانند چوب اور ڈنڈے کے نہیں ہوتا اور نہ کیفیت ہی بلکہ قوتہ جاوے ایک
 چیز سے جب ظاہر ہوتی ہے تو پس جاتی ہے اور متصل یکدیگر ہو کر جلتی ہی اور آگے بڑھ کر منتشر
 ہوتی جاتی ہے مانند شعلہ نظر کے اور صورت اسکی ایسے ہو جاتی ہے ۛ



پہر اس صورتین ہی وہی قادی تو اجماع اطراف کا مشہور
لازم آویگا اور گردش کر دہانی کی ممکن ہوگی۔ اور ایک گول
جیسے جب ساتھ دوسری گول کے ملی ہو دے تو البتہ اس طرح
کی گردش حاصل ہوگی کہ ایک کے برخلاف دوسرا چلے گا



کیونکہ فرض ہوتی ہے ٹھوکر کی چنانچہ اس طرح دو ٹوٹے ہوئے ہیں
اور آفتاب اور زمین میں ٹھوکر کوئی نہیں صرف قوت جاذبہ
اور منجذبہ ہے سو انکی یہ مثال ہو سکتی ہے کہ ایک گول لڑنگ

مقتضیس کا بنایا جاوے کہ مرکز گردان اور ایک طرف سامنی او سکے ایک گولی آہنی ہو
بزور سوزن رکھیں جاوے اور پھر گولہ مقتضیس کو اسکو محور پر گھمایا جاوے تو وہ گولی آہنی سوزن داخل
اپنی جگہ پر کھڑی رہے گی اور مرکز گردش نہیں کرے گی کیونکہ جعفر اجزا سے جاذبہ گولہ مقتضیس
کے محاذ گولی مذکور سے متصل ہوتے جاوے گے اور سیدھے سے اوڑھتے جاوے گے لا محالہ
اوسکو کشش صرف خط مستقیم پر قصر الخط پر میلی اور خطوط طویلہ و اوج خط قصیر کی قوت جاذبہ کا اثر

نہوگی
نقل کردہ مقتضیس آغاز صفحہ ۱۹ میں مبع ہر

۱۔ اور بعض ان نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہر کہ جب مرکز نقل اور مرکز حجم ایک ہو ضرور ہے محور گردش وضعی طبعی کرتا رہتا ہے
چنانچہ اس سبب سے بعض حکما قائل گردش زمین کے گردش غیر جلا ایسے سیاروں کے ہوئے ہیں لیکن یہ دلیل علمائے
مردودہ کر چوڑی ہے اس صورت میں ہی بہ قوت طبعی وضعی ہو سکتی ہے اور کوئی قسم نہیں بغیر ان سب اقسام کی
مذکورہ اور اور رسالہ بر سید میں موجود ہے۔ اور جو آئے سوال کیا تھا کہ حرکت گردش کس قسم کی ہوتی ہے
واضح ہو کہ کما و مبداء اوسیل حرکت کو قسم لگتے ہیں ایک مبداء اوسیل مستقیم دوسرا مبداء اوسیل مستقیم براورہ مبداء ایہی
ایک قسم قوت ارادی یا قوت طبعی یا فیزی کا ہوتا ہے پس گویا حرکت مستقیم گردش محور آفتاب کے قسم طبعی کا ہے اور
حرکت طبعی کو کہ تفسیر تفرعن غیر الملائم و توجہ اسے الملائم کرنے میں وہ قول ضعیف ہے کیونکہ حشر کثرت
طبعی اسے غیر الملائم ہی ہوتی ہے و نیز غیر الملائم کو بعض نے مفید برمانہ الموجد کہا ہے اوس سے بھی اکثر شہادت
وضع ہر نے میں فقط ۲ جو سوراخ سے زمین میں گاڑی جاوے تاکہ مقتضیس کی طرف گولی نہ چلی جاوے بلکہ
بلکہ سوراخ میں گردش نہ کرنا ہو تو خود کو کہے ہر سہو

بذه صورته على ما حزننا في صورته الكس والارض

کرہ مقناطیس محرک بجز کتبہ نہ پڑھو یہاں تک کہ

که از اینجا گرفته بگردانند»

کرۃین عظیمہ
خود بند سوزن
جو سوراخ میانہ
میں ہو

من الكونين

دیر یہ کام بہت آسان ہر نیک متقاضی ہر جگہ موجود ہے جس کو نین ہو مگر ہر کر کے دیکھ لے جو سے اور
 چار کر تو ہے کی یہی نہایت خور و گولی سوراخ دینا لے اور مفتائیں کا بہت بڑا گولہ الصمد علم باہر
 مخلوقاۃ و العلم الاہلنا من کلمۃ رسولہ الکریم علیہ وسلم اے الصلوۃ و تحیات فقط
 حالت غیر مقابل اور مخفی کا نقشہ بتلایا جاتا ہے اور وہ یہ ہے

”میرا اسرار تھا طہیر کہہ دیو لوں کہ وہ جی نہ تو قوتہ منفرد زین ہو جاوے چھتہ سو باغ اور کھنڈان کی بجائے کھل کے شبنم بنی“

زمین کا زلزلہ تھا یہ جسکو بخوف مجھ کا جانا ہوا

۱۰۰

فرض کرو کہ اس آفتاب ہے اور زمین کسی غیر طرف تھنقی ہے تو دو حال سے پھر خالی نہ ہوگی جب آفتاب کے گرد گہرنے کو اتنی فوٹنل کروں سانی اور متاع الی ہوگی اسصومین وہی اغراض پہلا فام ہر جا دیگا اور باطل کب کو ایک مسند و در شرک فرض کیا جاوی اور کہا جاوی کہ آل سے جانب بکریا ب سے جانب ل کو جاتی ہی نہی ہر جب آفتاب جس جگہ سے اوسکو

مخبر دہرہ گا اسی جگہ سے مقابل کبھی جاوے گی اور زمین سے خطوط قوت جاذبہ بطور مذکورہ قسم اول
کشش کرینگے مثل کرہ م اور وہی اعتراض پہلا فایم ہو جاوے گا۔ اور اگر بلا لحاظ مقابل فرض کیا
جاوے کہ آفتاب سے پردہ ہے پردہ میں کسی طرح سرکل ب پرشل کرہ ق چلتی آئی تو جب خط
افصر پر مغابہ میں بجائے م بال آوے گی تب بہر حال وہی پہلی صورت بن جاوے گی اور وہی اعتراض
فایم رہے گا مگر صرف وہی اعتراض نہ اوی قوت جاذبہ آفتاب کا بہر حال فایم رہتا ہے اور اسکا
ثبوت کو صرف ایک پہلی شکل کافی تھی لیکن چونکہ بننے زبانی اکثر انگریزی خوانوں اور عیسائیوں سے
گفتگو کی تو انہیں سے کہیں زمین کا سامنے ہونا اور کیسے تیز رفتار ہونا اسنے ل ب پر بلا دلیل اور
پہر برابر اگر گھومنا کر آفتاب کے بتایا اور کسی طرح ثابت نہ کر سکے اس واسطے میں یہ سب صورتیں
کردین ان اگر کوئی قاسم دوسرا سوائے قوت جاذبہ آفتاب کے نہ دے والا ایک طرف زمین
فرض کیا جاوے تو یہ حرکت ثابت ہو سکے سو قاسم اور کوئی نہیں اگر اگر کوئی قاسم فرض
کریں تو اسکا جواب ہی ہو سکتا ہے فقط و فوق کی ذی علم عظیم +

اب واضح ہو کہ صاحب قول زمین نے جو حرکت قمری زمین میں ثابت نہیں کی صرف اس واسطے
کہ قوت آفتاب قمر میں کا گر نہیں ہو سکتی ورنہ اکثر قمر ہون کو جس رسالہ کے معائنہ سے یہ
شبہ ہوتا ہے اس واسطے یہ رسالہ کو بابتہ اوس رسالہ کا بھی ہو گیا ہے واللہ کل شے قوت فقط
اب اس قدر تقریر سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ زمین حرکت وضعی کر محو اپنے کے نہیں کر سکتی کیونکہ
اگر خطوط قوت جاذبہ آفتاب صرف ایک طرف ہوں تو حرکت وضعی کر محو کر کے ہو سکے
لیکن جب خطوط قوت جاذبہ آفتاب دو طرف سے مساوی اگر زمین پر پڑنے میں تو وہ
بسیب نہ اوی قوت جاذبہ زمین کے حرکت وضعی بھی زمین کو نہیں کرنے دیوں گے ورنہ
نقص اور زیادہ قوت جاذبہ آفتاب کا ہر دو جانب میں پایا جاوے گا سو وہ اصل ہے اور
ایک دلیل بطلان قوت وضعی کی پہلے آچکی ہے فقط واللہ اعلم باسمہ و مخلوقانہ طاعت
الحمد للہ کہ سارا کمال اچھا کرنے والا حق تعالیٰ اصل مسودہ مصنف حمزہ علیہ السلام تاریخ ۶ ماہ صفر ۱۲۸۵ ہجری قمریہ میں

